

کتابِ دانیال - نمبر اٹھائیس

دیواریں

Jeff Pippenger

2023-12-23

بخت نصر ایڈونٹسٹ ازم کے آغاز، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے آغاز، پروٹسٹنٹ سینگ کے آغاز اور ریپبلکن سینگ کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے۔ بلشضر ان تمام لائنوں کے خاتمے کی نمائندگی کرتا ہے۔

نیوکدنصر پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، جو 1798 سے شروع ہو کر 1844 اور خدا کی تحقیقی عدالت کے آغاز تک پہنچتی ہے۔ اس کی گواہی دانی ایل کے پہلے باب سے مطابقت رکھتی ہے۔ بلشضر تیسرے فرشتے کے پیغام کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، جو 1989 سے شروع ہو کر اتوار کے قانون اور خدا کی تنفیذی عدالت کے آغاز تک پہنچتی ہے۔ اس کی گواہی دانی ایل کے پہلے سے تیسرے باب تک مطابقت رکھتی ہے۔

نیوکدنصر 1798ء میں اسرائیل کی شمالی سلطنت پر آنے والے "سات زمانوں" کے خاتمے کی نشان دہی کرتا ہے، جب حیوان کا دل دیے جانے اور اُس حالت میں رہنے کے بعد اُس کی بادشاہی اُسے دوبارہ بحال کر دی گئی۔ اُس کی گواہی جاری رہتی ہے یہاں تک کہ 1844ء میں یہوداہ کی جنوبی سلطنت پر آنے "سات زمانوں" کے اختتام پر تحقیقی عدالت کا افتتاح ہوتا ہے۔ اُس کی گواہی میں لفظ "گھڑی" پہلے فرشتے کے "عدالت کی گھڑی" والے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، اور پھر یہ اُس پیغام کی آمد کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ اُس کی گواہی میں یہی "گھڑی" 1798 اور 1844 دونوں کو نشان زد کرتی ہے، جو بالترتیب پہلے قہر اور آخری قہر کے اختتام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بلشضر کا انجام اس پراسرار تحریر سے نشان زد ہے جو پچیس سو بیس کے برابر ہے۔ 'سات زمانے'، خواہ انہیں 'گھنٹے'، 'بکھراؤ' یا 'پچیس سو بیس' کی صورت میں ظاہر کیا جائے، عدالت کی علامت ہیں۔ نمرود کی سزا 'بکھراؤ' تھی، نیوکدنصر کی 'سات زمانے'، اور بلشضر کی 'پچیس سو بیس'۔ جب نیوکدنصر نے ان تین برگزیدہ کو سزا دی، تو اس نے بھٹی کو معمول سے 'سات گنا' زیادہ گرم کروا دیا۔

"سات اوقات" کے فیصلے کی نشاندہی پہلے پیغام کی آمد اور تیسرے پیغام کی آمد پر ہوتی ہے۔ 1863 میں ملرائٹ ایڈونٹ ازم کا اختتام "سات اوقات" کے عقیدے کے انکار سے شروع ہوتا ہے، اور ایک سو چھبیس سال بعد 1989 میں، تیسرے فرشتے کی تاریخ کے لیے "وقتِ آخر" آ پہنچا۔ ایک سو چھبیس "سات اوقات" کی علامت ہے؛ لہذا 1863 میں پہلے فرشتے کی تحریک کے اختتام سے 1989 میں تیسرے فرشتے کی تحریک کے آغاز تک کا دور، "سات اوقات" کی علامتی ایک سو چھبیس کے ذریعے آپس میں جوڑا گیا ہے۔

تاہم دانی ایل کے باب پانچ میں بلشضر کے سقوط کی گواہی یہ سکھاتی ہے کہ کوئی بھی "سات زمانے" کی عدالت کو نہیں دیکھ سکتا، اگرچہ وہ "دیوار" پر لکھی ہوئی ہے۔ جمہوری سینگ کے لیے، عدالت تھامس جیفرسن کی "چرچ اور ریاست کی جدائی کی دیوار" پر لکھی گئی ہے، جو دانی ایل کے باب پانچ میں ہٹا دی جاتی ہے۔ حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے، عدالت دو مقدس چارٹوں پر لکھی گئی ہے جو "دیوار" پر لٹکائے گئے ہیں تاکہ جو اسے پڑھیں وہ دوڑیں۔ لیکن لاودکیہ کے اندھے پن میں یہ الفاظ سمجھے نہیں جاتے۔ دونوں صورتوں میں، عدالت کے الفاظ اس بات کی نمائندگی کرتے ہیں کہ حقیقی پروٹسٹنٹ اور جمہوری دونوں سینگ ترازو میں تولے گئے اور کم پائے گئے۔ بلشضر کی کہانی جمہوری سینگ کے لیے ایک پیغام رکھتی ہے، جو دنیا کی قوموں کی نمائندگی کرتا ہے۔

"نبوکدنصر اور بلشضر کی تاریخ میں خدا آج کی اقوام سے کلام کرتا ہے۔" سائنز آف دی ٹائمز، 20 جولائی 1891ء۔

بلشضر کی کہانی پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے بھی ایک پیغام رکھتی ہے، جو دنیا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

نبوکدنصر اور بلشضر کی تاریخ میں خدا آج کے لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ بائبل ایکو، 17 ستمبر 1894ء۔

بلشضر کا گناہ زمین کے حیوان کے دونوں سینگوں کے گناہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ دونوں میں سے ہر سینگ کا گناہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی بنیادی سچائیوں کو، اُن سچائیوں کے پورے علم کے باوجود، رد کرتا ہے۔ جمہوری سینگ آئین کی روشنی اور اُس ابتدائی تاریخ کے سامنے جواب دہ ہے، جب وہ الہی دستاویز تیار کی گئی تھی، لیکن اس کے بعد سے اسے بتدریج رد کیا جاتا رہا ہے۔ جب قوم اژدہا کی مانند بولے گی تو کلیسا اور ریاست کی جدائی کی علامتی دیوار ہٹا دی جائے گی۔ حقیقی پروٹسٹنٹ سینگ کے لیے، پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ سے اُنے والی روشنی، جب بنیادیں قائم کی گئیں، بتدریج رد کی جاتی رہی ہے، اور بڑھتی ہوئی شدت کے ساتھ رد ہوتی رہے گی، یہاں تک کہ آخرکار خدا کی شریعت کی "دیوار" بھی رد کر دی جائے گی۔

نبی یہاں ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو حق اور راستبازی سے عمومی انحراف کے زمانے میں ان اصولوں کی بحالی کی کوشش کر رہے ہیں جو خدا کی بادشاہی کی بنیاد ہیں۔ وہ خدا کی شریعت میں پڑے شگاف کی مرمت کرنے والے ہیں—وہ دیوار جو اس نے اپنے برگزیدوں کی حفاظت کے لیے ان کے گرد قائم کی ہے—اور جس کے عدل، حق اور پاکیزگی کے احکام کی اطاعت ان کے لیے دائمی تحفظ ہوگی۔

صاف اور دو ٹوک الفاظ میں نبی اس بقیہ قوم کے مخصوص کام کی نشاندہی کرتا ہے جو دیوار تعمیر کرتی ہے۔ "اگر تو سبت سے اپنا پاؤں روک رکھے، کہ میرے مقدس دن اپنی خوشی نہ کرے؛ اور سبت کو خوشی، خداوند کا مقدس، قابل عزت کہہ کر اُس کی تعظیم کرے، نہ اپنی ہی راہیں اختیار کرے، نہ اپنی خوشی ڈھونڈے، نہ اپنے ہی الفاظ بولے؛ تب تو خداوند میں خوشی منائے گا؛ اور میں تجھے زمین کی بلند جگہوں پر سوار کراؤں گا، اور تیرے باپ یعقوب کی میراث سے تجھے کھلاؤں گا؛ کیونکہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہے۔" اشعیا 58:13، 14۔ انبیا اور بادشاہان، 677، 678۔

وہ بائبل طریقہ کار جو فرشتوں نے ولیم ملر پر منکشف کیا، خدا کے نبوتی قوانین کی نمائندگی کرتا ہے، اور قدیم اسرائیل کے برعکس، جدید اسرائیل کو نہ صرف قانون دس احکام بلکہ پیشینگوئیوں کے بھی امین ہونا تھا۔

خدا نے اپنی کلیسیا کو اس زمانہ میں، جس طرح اُس نے قدیم اسرائیل کو بلایا تھا، زمین میں نور بن کر کھڑا ہونے کے لیے بلایا ہے۔ سچائی کے طاقتور کلہاڑے، یعنی پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کے وسیلہ سے، اُس نے انہیں کلیسیاؤں اور دنیا سے الگ کیا ہے تاکہ انہیں اپنے ساتھ مقدس قربت میں لے آئے۔ اُس نے انہیں اپنی شریعت کے امانت دار بنایا ہے اور اس زمانہ کے لیے نبوت کی عظیم سچائیاں اُن کے سپرد کی ہیں۔ جیسے مقدس اقوال قدیم اسرائیل کے سپرد کیے گئے تھے، یہ بھی ایک مقدس امانت ہیں جنہیں دنیا تک پہنچایا جانا ہے۔ مکاشفہ 14 کے تین فرشتے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو خدا کے پیغامات کی روشنی قبول کرتے ہیں اور اُس کے کارگزار بن کر زمین کی طول و عرض میں انتباہ کی صدا بلند کرنے کے لیے نکلتے ہیں۔ مسیح اپنے پیروکاروں سے فرماتا ہے: "تم دنیا کے نور ہو۔" ہر اُس جان سے جو یسوع کو قبول کرتی ہے، کلوری کی صلیب یوں ہمکلام ہوتی ہے: "جان کی قیمت دیکھو: تمام دنیا میں جا کر ساری مخلوق کو انجیل کی منادی کرو۔" اس کام میں کسی چیز کو بھی رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ وقت کے لیے نہایت

اہم کام ہے؛ اس کی پہنچ ابدیت کی مانند دور رس ہونی چاہیے۔ انسانوں کی جانوں کے لیے جو محبت یسوع نے ان کی فدیہ کے لیے اپنی دی ہوئی قربانی میں ظاہر کی، وہ اس کے تمام پیروکاروں کو متحرک کرے گی۔ شہادتیں، جلد 5، 455۔

نبوت کی "عظیم سچائیاں" جو فرشتوں کے ذریعے دی گئیں اور ولیم ملر کی خدمت کے ذریعے قائم کی گئیں، دنیا تک پہنچائی جانے والی "ایک مقدس امانت" ہیں۔ دس احکام کی شریعت، فطرت کے قوانین، صحت کے قوانین اور نبوت کے مطالعہ کے قوانین سب ایک ہی عظیم شارع کی طرف سے دیے گئے تھے، اور ایک حکم کو رد کرنا سب کو رد کرنے کے مترادف ہے۔ ولیم ملر کو دیے گئے طریقہ کار کے رد نے ایک بتدریج بغاوت کا آغاز کیا، جو بالآخر ایڈونٹسٹ تحریک کو ساتویں دن کے سبت کے انکار تک لے جائے گی۔

خداوند کو ان آخری دنوں میں ان لوگوں کے ساتھ ایک مقدمہ ہے جو اپنے آپ کو اس کے لوگ کہتے ہیں۔ اس تنازع میں، ذمہ دار عہدوں پر فائز لوگ نعمیاء کی اختیار کردہ راہ کے بالکل برعکس راہ اختیار کریں گے۔ وہ نہ صرف خود سبت کو نظر انداز کریں گے اور اسے حقیر جانیں گے بلکہ اسے رسم و رواج اور روایت کے کوڑے کرکٹ کے نیچے دفن کر کے دوسروں سے بھی اسے روکنے کی کوشش کریں گے۔ کلیساؤں میں اور کھلے میدانوں کے بڑے اجتماعات میں، واعظین لوگوں پر ہفتے کے پہلے دن کی پاسداری کی ضرورت پر زور دیں گے۔ خشکی و تری پر آفتیں ہیں، اور یہ آفتیں بڑھتی جا رہی ہیں، ایک تباہی کے فوراً بعد دوسری آئے گی؛ اور سبت کے پابند باضمیر چھوٹا سا گروہ اس بات کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا کہ وہ اتوار کی بے اعتنائی کے باعث دنیا پر خدا کا غضب لے آ رہے ہیں۔

شیطان اس باطل کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہ دنیا کو اسیر بنا لے۔ اس کا منصوبہ ہے کہ لوگوں کو گمراہی قبول کرنے پر مجبور کرے۔ وہ تمام باطل مذاہب کی اشاعت میں سرگرم کردار ادا کرتا ہے، اور گمراہ کن عقائد نافذ کرنے کی کوششوں میں کسی حد پر نہیں رکے گا۔ مذہبی جوش و خروش کی آڑ میں، لوگ جو اس کی روح کے زیر اثر ہیں، اپنے ہم نوع انسانوں کے لیے رحم ترین اذیتیں ایجاد کی ہیں اور ان پر نہایت ہولناک تکالیف مسلط کی ہیں۔ شیطان اور اس کے کارندے اب بھی اسی روح کے حامل ہیں؛ اور ماضی کی تاریخ ہمارے زمانے میں دوبارہ دہرائی جائے گی۔

ایسے مرد بھی ہیں جنہوں نے بدی کو انجام دینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے؛ دل کے تاریک گوشوں میں انہوں نے طے کر رکھا ہے کہ کون سے جرائم وہ کریں گے۔ یہ لوگ خود فریبی کے شکار ہیں۔ انہوں نے خدا کے عظیم اصول حق کو مسترد کر دیا ہے، اور اس کی جگہ اپنا ایک معیار قائم کر لیا ہے، اور اسی معیار پر خود کو پرکھ کر اپنے آپ کو مقدس ٹھہراتے ہیں۔ خداوند انہیں اجازت دے گا کہ وہ اپنے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کریں، کہ وہ اس آقا کی روح کے مطابق عمل کریں جو انہیں قابو میں رکھتا ہے۔ وہ انہیں یہ بھی کرنے دے گا کہ وہ اس کے قانون سے اپنی نفرت ان لوگوں کے ساتھ اپنے سلوک میں دکھائیں جو اس کے تقاضوں کے وفادار ہیں۔ وہ اسی مذہبی جنون کے جذبے سے متحرک ہوں گے جس نے اس ہجوم کو اکسایا تھا جس نے مسیح کو مصلوب کیا تھا؛ کلیسا اور ریاست اسی فاسد ہم آہنگی میں متحد ہو جائیں گے۔

آج کی کلیسیا نے قدیم یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، جنہوں نے اپنی روایات کے لیے خدا کے احکام کو ایک طرف رکھ دیا تھا، ان کی پیروی کی ہے۔ اس نے فریضہ بدل دیا، ابدی عہد کو توڑ دیا، اور اب بھی، جیسے اس وقت تھا، تکبر، بے ایمانی اور بے وفائی اس کے نتائج ہیں۔ اس کی حقیقی حالت موسیٰ کے گیت کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: 'انہوں نے اپنے آپ کو بگاڑ لیا ہے؛ ان کا داغ اس کی اولاد کا داغ نہیں؛ وہ کجرو اور ٹیڑھی نسل ہیں۔ اے بے وقوف اور بے فہم قوم! کیا تم یوں خداوند کا بدلہ دیتے ہو؟ کیا وہ تیرا باپ نہیں جس نے تجھے مول لیا؟ کیا اس نے تجھے بنایا اور قائم نہ کیا؟' Review and Herald, March 18, 1884.

ایڈونٹزم کی طرف سے سچائی کا آخری انکار اتوار کے قانون کے موقع پر ہوتا ہے، جب ایڈونٹزم قدیم اسرائیل کی تاریخ دہراتا ہے، جب "اسی مذہبی جنون کی روح سے متحرک ہو کر جس نے مسیح کو

مصلوب کرنے والے ہجوم کو اکسایا تھا؛ کلیسا اور ریاست اسی فاسد ہم آہنگی میں متحد ہو جائیں گے۔" ایڈونٹزم کی تدریجی بغاوت کی نمائندگی حزقی ایل کے آٹھویں باب میں کی گئی ہے، جہاں بتدریج بڑھتی ہوئی چار قباحتیں بیان ہوتی ہیں، جو نبوی طور پر 1863 میں شروع ہونے والی ایڈونٹزم کی چار نسلوں کو نشان زد کرتی ہیں۔ آخری قباحت وہ ہے جب یروشلم کے رہنما سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔

اور وہ مجھے خداوند کے گھر کے اندرونی صحن میں لے آیا، اور دیکھو، خداوند کی ہیکل کے دروازے پر، برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان، کوئی پچیس آدمی تھے، جو خداوند کی ہیکل کی طرف پیٹھ کیے ہوئے تھے اور ان کے چہرے مشرق کی طرف تھے؛ اور وہ مشرق کی طرف سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تو نے یہ دیکھا؟ کیا یہ یہوداہ کے گھرانے کے لیے معمولی بات ہے کہ وہ یہاں وہ مکروہ کام کریں جو وہ کرتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے اس ملک کو ظلم و تشدد سے بھر دیا ہے، اور پھر لوٹ کر مجھے غضب دلانے آئے ہیں؛ اور دیکھ، وہ شاخ اپنی ناک سے لگاتے ہیں۔ اس لیے میں بھی قہر میں ان سے نمٹوں گا؛ میری آنکھ نہ ترس کھائے گی، نہ میں رحم کروں گا؛ اور اگرچہ وہ بلند آواز سے میرے کانوں میں پکاریں گے، تو بھی میں انہیں نہ سنوں گا۔ حزقی ایل 18-8:16۔

اس وقت جو عدالت برپا ہوتی ہے، اس کی مثال بلشضر کے فیصلے کی "ساعت" میں ملتی ہے۔

بادشاہ بلشضر نے اپنے ہزار امراء کے لیے ایک بڑی ضیافت کی، اور اُن ہزار کے سامنے شراب پی۔ جب بلشضر شراب چکھ رہا تھا تو اس نے حکم دیا کہ وہ سونے اور چاندی کے وہ برتن لائیں جو اس کے باپ نبوکد نصر یروشلم کے ہیکل سے نکال لایا تھا، تاکہ بادشاہ اور اس کے امیر، اس کی بیویاں اور اس کی حرم کی عورتیں اُن میں پیئیں۔ تب وہ سونے کے برتن لائے جو یروشلم میں خدا کے گھر کے ہیکل سے نکالے گئے تھے؛ اور بادشاہ اور اس کے امیر، اس کی بیویاں اور اس کی حرم کی عورتیں اُن میں پیئیں۔ وہ شراب پیتے رہے اور سونے اور چاندی، پیتل، لوہے، لکڑی اور پتھر کے معبودوں کی ستائش کرتے رہے۔ اسی گھڑی ایک آدمی کے ہاتھ کی انگلیاں نمودار ہوئیں اور بادشاہ کے محل کی دیوار کے پلستر پر، چراغدان کے سامنے، لکھنے لگیں؛ اور بادشاہ نے اُس ہاتھ کا وہ حصہ دیکھا جو لکھ رہا تھا۔ تب بادشاہ کا چہرہ بدل گیا اور اس کے خیالات اسے گھبرا دینے لگے، یہاں تک کہ اس کی کمر کے بند کھل گئے اور اس کے گھٹنے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ بادشاہ نے زور سے پکار کر حکم دیا کہ نجومیوں، کلدانیوں اور فالگیروں کو لایا جائے۔ اور بادشاہ نے بابل کے داناؤں سے کہا، جو کوئی اس تحریر کو پڑھ کر اس کی تعبیر مجھے بتائے گا، اسے ارغوانی لباس پہنایا جائے گا، اس کے گلے میں سونے کی زنجیر ڈالی جائے گی، اور وہ بادشاہت میں تیسرا حاکم ہوگا۔ پھر بادشاہ کے سب دانا اندر آئے، لیکن وہ نہ تو اس تحریر کو پڑھ سکے اور نہ ہی بادشاہ کو اس کی تعبیر بتا سکے۔ تب بادشاہ بلشضر بہت گھبرا گیا، اور اس کا چہرہ بدل گیا، اور اس کے امیر حیران رہ گئے۔ دانیال 9:1-9۔

"اسی گھڑی" جس میں بلشضر کا فیصلہ آیا، شدرک، میشک اور عبد نغو کو اُس بھٹی میں ڈال دیے گئے جسے معمول سے "سات گنا" زیادہ گرم کیا گیا تھا۔

اب اگر تم تیار ہو کہ جس وقت تم قرنہ، بانسری، چنگ، سنبق، بریط اور سمفونیہ، اور ہر طرح کی موسیقی کی آواز سنو تو گر کر اس بت کو سجدہ کرو جسے میں نے بنایا ہے، تو خیر؛ لیکن اگر تم سجدہ نہ کرو تو اسی گھڑی تم دہکتے جلتے تنور کے درمیان پھینک دیے جاؤ گے؛ اور وہ کون سا خدا ہے جو تمہیں میرے ہاتھ سے چھڑا سکے؟ شدرک، میشک اور عبد نغو نے بادشاہ سے کہا، اے نبوکد نصر، اس بارے میں ہم کو تجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہمارا خدا جس کی ہم خدمت کرتے ہیں ہمیں اس دہکتے جلتے تنور سے چھڑانے پر قادر ہے، اور اے بادشاہ، وہ ہمیں تیرے ہاتھ سے بھی چھڑا لے گا۔ لیکن اگر وہ نہ بھی کرے، تو اے بادشاہ، تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے خداؤں کی خدمت نہ کریں گے، اور نہ اس سونے کی مورت کو سجدہ کریں گے جسے تو نے کھڑا کیا ہے۔ تب نبوکد نصر غیظ و غضب سے بھر گیا اور اس کے چہرے کی صورت شدرک، میشک اور عبد نغو کے خلاف بدل گئی؛ لہذا اس نے حکم دیا کہ تنور کو معمول کی نسبت سات گنا زیادہ گرم کیا جائے۔

بلشضر کے لیے عدالت کی "گھڑی" وہی "گھڑی" ہے جو شدرک، میشک اور عبدنغو کے لیے عدالت کی ہے، اور دونوں سلسلوں میں "سات زمانے" اُس عدالت کی علامت کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ وہ تین مردانِ حق اُن دو گواہوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو بادلوں کے ساتھ آسمان پر چڑھتے ہیں اور اتوار کے قانون کے وقت آنے والے عظیم زلزلے کی اسی "گھڑی" میں بطور نشان ظاہر ہوتے ہیں، اور بلشضر اسی "گھڑی" میں زمین کے درندے پر نازل کی جانے والی قومی تباہی کی عدالت کی نمائندگی کرتا ہے۔

ہم بلشضر کی سزا کے مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہمارے لوگوں میں دینداری کے پست معیار کے بارے میں میں گہری فکرمندی میں مبتلا ہوں۔ اور جب میں اُن وعیدوں کے بارے میں سوچتا ہوں جو کفرناحوم پر سنائی گئیں، تو میں یہ بھی سوچتا ہوں کہ کتنی بھاری سزا اُن پر آئے گی جو حق کو جانتے ہیں مگر حق کے مطابق نہیں چلے، بلکہ اپنی بھڑکائی ہوئی آگ کی چنگاریوں کے پیچھے چلتے رہے ہیں۔ رات کے اوقات میں میں نہایت سنجیدگی سے لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں، اور اُن سے منت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ضمیروں سے یہ سوال کریں: میں کیا ہوں؟ کیا میں مسیحی ہوں یا نہیں؟ کیا میرے دل کی تجدید ہوئی ہے؟ کیا خدا کے تبدیل کرنے والے فضل نے میرے کردار کو ڈھالا ہے؟ کیا میرے گناہوں پر میں نے توبہ کی ہے؟ کیا اُن کا اقرار کیا گیا ہے؟ کیا وہ معاف کیے گئے ہیں؟ کیا میں مسیح کے ساتھ ایک ہوں جیسے وہ باپ کے ساتھ ایک ہے؟ کیا میں اب اُن چیزوں سے نفرت کرتا ہوں جن سے کبھی محبت کرتا تھا؟ کیا میں اب اُن چیزوں سے محبت کرتا ہوں جن سے کبھی نفرت کرتا تھا؟ کیا میں مسیح یسوع کی پہچان کی افضلیت کے لیے سب چیزوں کو خسارہ سمجھتا ہوں؟ کیا مجھے یہ احساس ہے کہ میں یسوع مسیح کی قیمت دے کر خریدی ہوئی ملکیت ہوں، اور یہ کہ ہر گھڑی مجھے اپنے آپ کو اُس کی خدمت کے لیے وقف کرنا چاہیے؟

ہم عظیم اور سنجیدہ واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ ساری زمین خداوند کے جلال سے روشن کی جائے گی، جس طرح پانی عمیق سمندر کی گزرگاہوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں، اور طوفانی دن ہمارے سامنے ہیں۔ پرانے تنازعات جو عرصہ دراز سے بظاہر دے ہوئے تھے پھر سے زندہ ہو جائیں گے، اور نئے تنازعات جنم لیں گے؛ نیا اور پرانا آپس میں گھل مل جائیں گے، اور یہ سب بہت جلد رونما ہوگا۔ فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں تاکہ وہ نہ چلیں، جب تک انتباہ کا مقررہ کام دنیا کو پہنچا نہ دیا جائے؛ لیکن طوفان اُمڈ رہا ہے، بادل گھر رہے ہیں، دنیا پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہیں، اور بہت سوں کے لیے یہ رات کے چور کی مانند ہوگا۔

بہت سے مسکرا دیتے تھے اور یقین نہیں کرتے تھے جب ہم نے انہیں بیس اور تیس برس پہلے بتایا کہ اتوار کو ساری دنیا پر تھوپا جائے گا، اور اس کی پابندی کرانے کے لیے قانون بنایا جائے گا، اور ضمیر پر جبر ڈالا جائے گا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ پورا ہو رہا ہے۔ آئندہ کے بارے میں خدا نے جو کچھ کہا ہے ضرور پورا ہوگا؛ وہ جو کچھ فرما چکا ہے، اس میں سے ایک بھی بات ٹلے گی نہیں۔ پروٹسٹنٹ ازم اب خلیج کے پار ہاتھ بڑھا کر پاپائیت سے ہاتھ ملا رہا ہے، اور ایک گٹھ جوڑ تشکیل پا رہا ہے تاکہ چوتھے حکم کے سبت کو پیروں تلے روند کر نظروں سے اوجھل کر دیا جائے؛ اور گناہ کا آدمی، جس نے شیطان کے اکسانے پر یہ جعلی سبت—جو پاپائیت کی اولاد ہے—قائم کیا، خدا کی جگہ لینے کے لیے سرفراز کیا جائے گا۔

میرے سامنے سارا آسمان یوں پیش کیا گیا ہے گویا وہ واقعات کے کھلنے پر نظر رکھ ہوئے۔ زمین پر خدا کی حکومت کے بارے میں جاری عظیم اور طویل کشمکش میں ایک بحران ظاہر ہونے والا ہے۔ کچھ عظیم اور فیصلہ کن رونما ہونے کو ہے، اور وہ بہت جلد۔ اگر ذرا بھی تاخیر ہوئی تو خدا کے کردار اور اس کے تخت پر حرف آئے گا۔ آسمان کا اسلحہ خانہ کھلا ہے؛ خدا کی ساری کائنات اور اس کا ساز و سامان تیار ہے۔ بس عدل ایک لفظ کہہ دے، اور زمین پر خدا کے غضب کے ہولناک مظاہر

رونما ہوں گے۔ آوازیں ہوں گی، گرج و کڑک اور بجلیاں ہوں گی، زلزلے آئیں گے اور عالمگیر ویرانی چھا جائے گی۔ آسمان کی کائنات میں ہر حرکت اسی لیے ہے کہ دنیا کو اس عظیم بحران کے لیے تیار کرے۔

شدت دنیوی زندگی کے ہر پہلو پر قابض ہوتی جا رہی ہے؛ اور ایک ایسی قوم کے طور پر جنہیں عظیم روشنی اور حیرت انگیز معرفت حاصل رہی ہے، ان میں سے بہت سے لوگ پانچ سوئی ہوئی کنواریوں کی مانند ہیں جن کے چراغ تو ہیں مگر ان کے برتنوں میں تیل نہیں؛ سرد، بے حس، اور رو بہ زوال کمزور دینداری کے حامل۔ جب کہ ایک نئی زندگی پھیل رہی ہے اور نیچے سے ابھر رہی ہے اور آخری عظیم معرکے اور کشمکش کی تیاری کے طور پر شیطان کی تمام کارگزاریوں پر تیزی سے اپنی گرفت مضبوط کر رہی ہے، اوپر سے ایک نئی روشنی، نئی زندگی اور نئی قوت نازل ہو رہی ہے اور خدا کے ان لوگوں پر قابض ہو رہی ہے جو لغزشوں اور گناہوں میں—جیسا کہ اب بہت سے ہیں—مردہ نہیں ہیں۔ جو لوگ اب ہمارے سامنے ہونے والے معاملات سے یہ دیکھ لیں گے کہ عنقریب ہم پر کیا آنے والا ہے، وہ انسانی اختراعات پر اب مزید بھروسہ نہیں کریں گے، اور محسوس کریں گے کہ روح القدس کو پہچانا جائے، قبول کیا جائے اور لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، تاکہ وہ خدا کے جلال کے لیے جدوجہد کریں اور زندگی کی گلی کوچوں اور شاہراہوں میں ہر جگہ کام کریں، اپنے ہم نوع انسانوں کی جانوں کی نجات کے لیے۔ جو واحد چٹان یقینی اور غیر متزلزل ہے وہ ازلوں کی چٹان ہے۔ صرف وہی لوگ محفوظ ہیں جو اسی چٹان پر اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔

جو لوگ اب نفسانی ذہن رکھتے ہیں، خدا کی طرف سے اُس کے کلام میں اور اُس کی روح کی گواہیوں کے ذریعے دی گئی تنبیہات کے باوجود، وہ کبھی نجات یافتگان کے مقدس خاندان کے ساتھ متحد نہیں ہوں گے۔ وہ شہوانی ہیں، فکر میں پست، اور خدا کی نظر میں مکروہ ہیں۔ وہ کبھی سچائی کے ذریعے مقدس نہیں کیے گئے۔ وہ الہی فطرت کے شریک نہیں، انہوں نے کبھی نفس اور دنیا کو، اس کی محبتوں اور خواہشات سمیت، مغلوب نہیں کیا۔ ایسے لوگ ہماری کلیساؤں میں ہر طرف پائے جاتے ہیں، اور نتیجتاً کلیسائیں کمزور، بیمار اور مرنے کے قریب ہیں۔ اب کوئی بے پرواہ گواہی نہیں دی جانی چاہیے، بلکہ ایک قطعی اور صریح گواہی، جو ہر ناپاکی کو ملامت کرے اور یسوع کو سر بلند کرے۔ ہمیں بطور قوم انتظار کی حالت میں ہونا چاہیے، کام کرتے ہوئے، انتظار کرتے ہوئے، چوکس رہتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے۔

مسیح کے دوبارہ ظاہر ہونے کی اس مبارک امید کو اس کی پر وقار حقیقتوں کے ساتھ لوگوں کے سامنے بار بار پیش کرنے کی ضرورت ہے؛ ہمارے خداوند یسوع کے جلد اپنی جلال کے ساتھ ظاہر ہونے کی راہ دیکھنا، زمینی چیزوں کو بیچ اور بے حقیقت سمجھنے کی طرف لے جاتا ہے۔ دنیا کی ساری عزت اور امتیاز بے قیمت ہے، کیونکہ سچا ایماندار دنیا سے اوپر کی زندگی گزارتا ہے؛ اس کے قدم آسمان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ مسافر اور پردیسی ہے۔ اس کی شہریت آسمان پر ہے۔ وہ مسیح کی راستبازی کی دھوپ کی کرنیں اپنی جان میں سمیٹ رہا ہے تاکہ وہ اس اخلاقی تاریکی میں، جس نے دنیا کو ڈھانپ رکھا ہے، جلتا اور چمکتا چراغ بن جائے۔ کیسا پر زور ایمان، کیسی زندہ امید، کیسی گرمجوش محبت، خدا کے لیے کیسی پاک، مقدس غیرت اس میں نظر آتی ہے، اور اس اور دنیا کے درمیان کیسا واضح اور قطعی امتیاز! "پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا کرتے رہو تاکہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب سے بچ نکلنے کے لائق ٹھہرو، اور ابن آدم کے سامنے کھڑے ہو سکو۔" "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس گھڑی آئے گا۔" "لہذا تم بھی تیار رہو، کیونکہ جس گھڑی تم گمان بھی نہ کرو گے ابن آدم آ جائے گا۔" "دیکھو، میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک ہے وہ جو جاگتا رہتا اور اپنے کپڑے سنبھالے رکھتا ہے۔" رسالچے، 38-40۔